نقشِ آغاز

تحریک انقلاب اسلامی

قومی آزمائش کا حساس اور نازک ترین مرحلہ
پس منظر، ضرورت و اہمیت اور اہداف و عزائم

مسلمان قوم کو باری تعالیٰ نے کائنات میں اپنا نمائندہ اور فرائض اور ذمہ داریوں کے لحاظ سے "امتِ وسط" بنا کر بھیجا ہے تاکہ وہ بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہِ ہدایت دکھلائے اور حق و سلامتی اور نجات و فلاح کے سنگ میل قائم کرے — مگر بدقسمتی سے موجودہ حالات اور مغربی افکار و نظریات، جدید تہذیب اور مادیت و لادینیت کی یلغار اور سب سے بڑھ کر عام افرادِ امت کی عمومی غفلت کے پیشِ نظر "امتِ وسط" خود حق اور سلامتی اور ہدایت کی راہ سے ہٹ کر ہلاکت و رسوائی اور ضلالت و بربادی کے مہیب غاروں اور گمراہی کے اندھیاروں کی طرف سرپٹ دوڑے چلی جا رہی ہے اور انسانیت کے قافلے اس کی تباہی کے روح فرسا اور شرمناک مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ؎

گرا دی اپنی قیمت، ہم نے اپنی ہی نگاہوں میں
برا ہم خود ہی سمجھیں گے تو اچھا کون سمجھے گا

درحقیقت امتِ مسلمہ خدا تعالیٰ کے پیغام کی علمبردار بن کر اس کے دنیوی اور اخروی انعامات کی مستحق بنی تھی، اسے تمام کائنات میں فضل و شرف کا امتیازی مقام حاصل تھا۔ اسی مقصد اور اسی مشن کے تکمیلی کام اور بہترین کارکردگی کے پیشِ نظر "خیرِ امت" کا تاج اس کے سر پر سجایا گیا تھا مگر بدقسمتی سے اب کے مادی اور الحادی دور میں اس نے اپنے اصلی فرائض سے غافل ہو کر خالقِ کائنات کے غضب اور ناراضگی کو دعوت دی اور تباہی و رسوائی کے عمیق گڑھوں میں جا گری کہ چودہ سو سال کی تاریخ میں اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی — باری تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ جو گروہ بھی اسلام کی سچائیوں، دعوت و عزیمت، توحید کی صداقتوں اور نظامِ شریعت کی وسعتوں اور حق و صداقت کے واضح راستوں سے انحراف کر کے کسی دوسری راہ کو اختیار کرتا ہے تو قدرت اسے مختلف قسم کی ناکامیوں اور بربادیوں سے دوچار کر دیتی ہے۔

مملکتِ عزیز پاکستان میں بھی جب خدا کی بندگی کا دعویٰ کرنے والی قوم مجموعی طور پر بندگی اور عبدیت کے تقاضوں

کو پورا کرنے کے بجائے خالقِ کائنات سے بغاوت اور معصیت و اعراض کی گندگی والی زندگی پر آمادہ ہوگئی ہے تو کائنات کے مالک نے اسے دنیا میں مختلف قسم کے شدائد اور مصائب، بحرانوں، تخریب کاریوں، بدامنی، بے چینی، قتل و غارت گری، صوبائی عصبیت، لسانی اور مذہبی فرقہ واریت، دھماکے، باہمی انتشار اور اب عورت کی حکمرانی سے عالمی رسوائیوں میں مبتلا کر دیا ہے اور حالت یہ ہے کہ اہلِ دنیا ان کی حالتِ زار دیکھتے ہوئے ایک دوسرے کو عبرت پکڑنے کی دعوت دے رہے ہیں ——— یہ حالت محض تباہی اور بربادی کی آخری حالت ہی نہیں بلکہ بے بسی اور بے چارگی اور ذلت و رسوائی کا پست ترین مقام بھی ہے اور اب ہماری قوم کی کیفیت دنیا والوں کی نظر میں اس بدترین مجرم کی سی ہوگئی ہے جسے پہلے تو ذلت کے ساتھ قتل کیا جائے پھر اس کی لاش کی بے حرمتی کی جائے اور آخر پر اسے درخت پر لٹکا دیا جائے تاکہ دوسرے لوگ اس جرم کے ارتکاب سے باز رہیں۔

ہمیں ہماری بداعمالیوں کی سزا وقتاً فوقتاً مختلف طریقوں سے ملتی رہی مگر نگاہِ عبرت وا نہ ہوئی تو مملکتِ عزیز دولخت کر دی گئی تب بھی آنکھیں نہ کھلیں تو اب لادینیت کے عفریت کے گلے میں پوری قوم کو عام عبرت پذیری کے لیے لٹکا دیا گیا اور عورت کی حکمرانی سے پوری دنیا میں اس پر عالمی رسوائیوں کی مہر لگا دی گئی ؎

وہ محترم نہ رہے گا کسی کی نظروں میں
تیری نظر جسے بے آبرو کیا چاہے

چاہیئے تو یہ تھا کہ اربابِ اختیار، قومی رہنما، دینی زعماء، اہلِ علم و بصیرت، دانشور اور مدیرانِ جرائد اور عام اصحابِ قلم اس نازک مرحلہ پر ملک کی موجودہ تشویشناک صورت حال پر غور و خوض کر کے ان اسباب کی نشاندہی کرتے جن کی وجہ سے پاکستان کے مسلمانوں پر یہ قیامت ٹوٹی ہے اور وہ اس روزِ بد کے دیکھنے پر مجبور ہوئے ہیں اور پھر نہ صرف یہ کہ انہیں مستقبل کے خطرات سے آگاہ کیا جاتا بلکہ وہ تدابیر بھی متعین کر دی جاتیں جنہیں اختیار کر کے انقلابِ اسلامی کی راہ ہموار کی جا سکتی ہے اور اب کے رو بہ زوال حالات کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

مگر بدقسمتی سے جب سے نیا سیاسی انقلاب رونما ہوا ہے تب سے ماضی کی لغزشوں اور مجرمانہ غفلتوں کو پھر سے دہرایا جا رہا ہے، اور ان تمام تدابیر کے اختیار کرنے سے قصداً گریز اور فرار کیا جا رہا ہے جن کے اختیار کرنے سے ملک کی اساسی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت اور تعمیرِ نو کا کام بڑی آسانی سے کیا جا سکتا تھا ——— آئے دن اخبارات، نشریات اور عام جرائد میں دینِ اسلام کی سچائیوں، اسلامی نظام کی کامیابیوں اور شریعت کی جامعیت کے خلاف ایسے مضامین اور تحریریں شائع کی جا رہی ہیں جن میں تحریک پاکستان کے واضح مقاصد اور خدا اور خلقِ خدا سے کیے گئے وعدوں سے انحراف اور انکار میں کوئی باک محسوس نہیں کی جاتی ——— اور حال یہ ہے کہ خود حکومتی سطح پر قومی پروگراموں میں ترجیحی بنیاد پر ایسے پروگرام، نشریئے، تقریبات اور محفلیں سجائی جاتی ہیں جن میں معیشت اور معاشرت، قانون و سیاست

تعلیم وتربیت اور تمدن وثقافت، غرض زندگی کے تمام میدانوں میں خدا کے دین اور اس کے نظام سے کھلی بغاوت کی انگیخ[illegible] کی جاتی ہے ــــــ اور بدقسمتی سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور اسلامی قدروں کی ترو[illegible] اور پیروی کے بجائے پھر سے شراب، جوئے، زنا، فواحش وبے حیائی، اختلاطِ مرد وزن، لادین تہذیب اور غیر اسلامی کاف[illegible] باغیانہ اور ملحدانہ نظریات کو فروغ دیا جارہا ہے۔

زندگی کی ہر سطح پر منافقت اور دورنگی کا دور دورہ ہے۔ عہدوں اور اقتدار کی جنگ، ذاتی اغراض اور مفادات [illegible] کشمکش، فسق وفجور کے فروغ، اجتماعی اور انفرادی ہر شعبۂ حیات میں ظلم، ناانصافی اور دین و اخلاق سے بے پروائی کو زندگ[illegible] اور اپنی مساعی اور معاملات کا محور بنا لیا گیا ہے ــــــ شبانہ روز کی محنتوں، دماغی استعداد، فکری اور تحریر[illegible] صلاحیتوں اور ادبی، تفریحی اور مطالعاتی سرگرمیوں کا ہدف یہی رہ گیا ہے کہ شریعتِ اسلامی کی ترویج اور غلبہ ونفاذ [illegible] راہ کو قطعی طور پر مسدود کر دیا جائے اور پاکستان کے مسلمانوں پر موجودہ صورتحال سے بھی بڑھ کر روز افزوں انتشار، خانہ جنگ[illegible] لادینیت، دہریت، نسلی، لسانی اور علاقائی عصبیتوں اور فسطائیت کے سیاہ بادل مزید چھاتے چلے جائیں ؎

ہنس کے بولے اب تجھے زنجیر کی حاجت نہیں
اُن کو میری بے بسی کا اعتبار آ ہی گیا

پاکستان کے قیام کے بعد جو نظامِ تعلیم، جو تمدن ومعاشرت اور جو نظامِ اجتماعیت وسیاست یہاں رائج کیا گیا اس نے پوری قوم بالخصوص نئی نسل کو پاکستان کے نظریے، اس کے مقاصد، اس کی ضرورت، تاریخ اور روایات اور اس کے عالمگیر مشن سے نہ صرف یہ کہ ناآشنا رکھا بلکہ اُلٹا اس درجہ بیگانہ کر دیا کہ مسلم معاشرہ کے اندر کثیر تعداد میں جاہلیت قدیمہ وجدیدہ کے ایسے علمبردار پیدا ہوگئے جنہوں نے اسلام اور دینی قدروں کے مقابلے میں ملحدانہ نظریات اور باغیانہ اطوارِ زندگی کی خاطر قربانیاں دیں، اور اب کا سیاہ انقلاب بھی اسی کا ثمرہ ہے۔

پوری قوم دیکھ رہی ہے کہ سیاستدانوں سمیت عام افراد اور اربابِ اختیار نے حکمرانی کے وہ طریقے اپنا لیے ہیں جو حقیقی جمہوریت کی نفی ہیں، شریعت سے بغاوت ہیں۔ سیدھے سادے اسلامی طریقے سے حکومت چلانے کے بجائے یہاں مسلسل محلاتی سازشوں، فوجی انقلاب، آ[illegible] [illegible]مغرب کی فرسودہ اور لادینی جمہوریت کا راستہ اختیار کیا جاتا رہا جس کے نتیجے میں مفاد پرست سیاسی عناصر، خود غرض سول بیوروکریسی اور طالع آزما فرنگی مُہرے نتائج سے بے پرواہ ملک کے سیاہ وسفید کے مالک بن بیٹھے ہیں۔ جس سے سیاسی اور معاشی محرومیاں اور شدید بے اعتدالیاں اور دینی تجاوزات نے جنم لیا اور جس سے ملک کو ایک آتش فشاں میں تبدیل کر دیا گیا ہے ؎

انقلابات ابھی دیکھئے لائے کیا کیا
دوش سے زُلف تیری تا بہ کمر ہونے تک

نئے حکمرانوں کے ہاتھوں مغرب کی اخلاق سوز ثقافت، شراب، زنا، جُوا اور دسیوں فواحش و منکرات کی مختلف النوع تباہ کاریاں
ے وملت پروارد ہو رہی ہیں ۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ پوری قوت کے ساتھ ان برائیوں کا خاتمہ کریں کیونکہ اُن کی
اور استحکام کا انحصار ایسی تمام سماجی برائیوں کے استیصال پر موقوف ہے۔

مسلمان قوم اللہ تعالیٰ کی توحید کی قائل، اس کی ربوبیت کی معترف اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت گذار
۔اس کی اساس اور بنیاد ہی خدا کی اطاعت اور اس سے وفاداری پر قائم ہے۔ لہٰذا مسلمان قوم خدا تعالیٰ کی نافرمانی
بیت اور بغاوت کی راہ اختیار کر کے کبھی بھی فلاح اور سعادت سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔

علماء، دینی قوتوں، اہلِ بصیرت بالخصوص متحدہ علماء کونسل کے داعیین و قائدین اور تحریک انقلاب اسلامی
داعیوں اور بہی خواہانِ قوم و ملّت سے پرزور اپیل اور دردمندانہ درخواست ہے کہ قومی آزمائش کی اس کٹھن
ی میں ہمہ گیر اصلاح و تعمیر اور کامیاب تحریک انقلاب اسلامی کے لیے ایک نئے بھرپور اور مستحکم عزم کے ساتھ اٹھیں
اپنی قومی اور ملی عزت اور وقار کو بحال کرنے اور اپنے خدا کی بارگاہ میں سرخروئی اور اس کی رضا کے حصول کے لیے
ے و ملت کو اس کی اصل منزل سے ہمکنار کرنے کی جدوجہد میں کسی سے پیچھے نہ رہیں ؎

وفاداروں میں گرچہ اور لوگوں کا بھی نام آئے
تمہیں آگے رہو! جب آزمائش کا مقام آئے

(عبدالقیوم حقانی)

اسلام اور عصرِ حاضر

(دوسرا شاندار ایڈیشن)

از قلم: مولانا سمیع الحق مدیر الحق

عصرِ حاضر کی تمدنی، معاشرتی، معاشی، سائنسی، اخلاقی، آئینی اور تعلیمی مسائل میں اسلام کا موقف موجودہ دور کے علمی و دینی فتنوں اور فرق باطلہ کا بھرپور تعاقب نئے دور کے پیدا کردہ شکوک و شبہات کا جواب ایڈیٹر الحق کے بے باک قلم سے مغربی تہذیب و تمدن اور عالم اسلام پر اس کے اثرات کا تحلیل و تجزیہ الغرض بیسویں صدی کے کارزار حق و باطل میں اسلام کی بالادستی کی ایک ایمان افروز جھلک ۔ یہ کتاب آپ کو ایمانی حمیت اور اسلامی غیرت سے سرشار کرے گی اور سینکڑوں مسائل پر اسلامی نقطہ نظر سے آپ کی رہنمائی کرے گی صفحات ۶۴۰ ، سترہ ابواب ، سینکڑوں عنوانات ، بہترین کتابت و طباعت ، سنہری ڈائی اجلد ، قیمت ۹۰/

موتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور پاکستان